بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی ۔ چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۴ | ۱۴ ۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۲

ای بتان منتظر خوش باش کہ ... | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و ہو آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے

معاونین برضائے خود عـہ صـہ مـے

عام قیمت عـاہر

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہونکی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون میں پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کُرسی ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی معینٌ من اراد اہانتک

۱۳۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القولُ الطّیّب

۔۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہیں۔ تے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو ٹال نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کی حالت اسوقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمہ والے ہیں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکھوں میں مصروف ہے جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے ٹلیں گی۔

۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ انی معینٌ من اراد اہانتک کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالے ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خان لکھنو کے کا مولوی محمد اور عبد الحی۔ رشید احمد گنگوہی لدہیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رُسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کامل تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالے کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علےٰ کل شیٔ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالےٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ ان کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اُٹھا لیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفیٰ کے لفظ لانے کی پھر کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو لفظ رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت حضرت امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ انکی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جنکا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ اسی نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں۔ تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا نہیں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اسکے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرۃ اس کیساتھ کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو پچیس تیس سال سے مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی دیتا ہے اور اسکے مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس طرح سارے انبیاء کی صداقت پر شبہ پڑ سکتا ہے افتراء اور کذب تو ایک مکروہ اور غیر طبعی امر ہے انسان کب تک اسکو اختیار کر سکتا ہے۔ ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کہ یہ اب مارے گئے اور اب ہلاک ہوئے۔ مگر ہر دفعہ انکو ندامت اٹھانی پڑتی ہے ہر طرح سے ایذا دیتے ہیں قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں ہمارے قتل کے جواز کے فتویٰ دیتے ہیں۔ خون کے مقدمات بناتے ہیں مگر خدا ہر امر میں بقول انکے کاذب کیطرفداری کرتا ہے ہماری دشمنی کے سبب انکی شریعت بھی بدل گئی خدا جو صادق کا معاون ہوا کرتا تھا۔ اب ان کے نزدیک کاذب کا معاون ہوتے لگا یہ عداوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

سورۃ السجدہ رکوع دوم

وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور اگر تو دیکھے۔ وہ لوگ جنہوں نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے۔ اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔ عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہیں گے۔ اے رب ہمارے۔ اب تو ہم نے دیکھ لیا۔ اور خوب سمجھ لیا۔ ہمیں دنیا میں لوٹا دے اب ہم دنیا میں چل کے اچھے عمل کریں گے۔ یہ ان کا جھوٹا عذر ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے۔ اگر انسان میں بدی کرنے کی طاقت ہے۔ تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اس واسطے بدی کرنیوالی کسی طاقت کا جو کسی انسان میں ہو عذر کرنا قابل قبول نہیں۔ کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان میں موجود ہے۔ ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی۔ اس نے بھی جوش میں آکر اپنے افسر کو گالی دیدی۔ تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی۔ اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا۔ سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا۔ کہ تو نے کیوں اپنے افسر کو گالی دی۔ اس نے عرض کی۔ کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی۔ تو میں بے ہوش سا ہوگیا۔ بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تجھے پہلے گالی دی۔ اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیوں نہیں آئی۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اس آیت پر احمق لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیوں اور جنوں سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور۔ قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۹۔ رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ وہ انسان انسان نہ رہے۔ بلکہ حیوان بن گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بدکرداریوں کا نتیجہ جہنم ہے لوگوں کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے بعد یہ سزاء جہنم ملی ہے

فَذُوْقُوْا۔ پس چکھو۔ مزہ اس بات کا جو بھلا دیا تمنے احکام الٰہی کو۔

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ۔ ہمنے ترک کیا تم کو

اِنَّمَا يُؤْمِنُ۔ ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو ہماری آیتیں سنتے ہیں۔ اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ اور سبحان اللہ بحمدہ کہہ اٹھتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ۔ الگ ہو جاتی ہیں۔ انکی پسلیاں اپنے بستر سے رب رب کہتے ہیں۔ خوف بھی لگا ہوا ہے۔ اور امیدوار بھی رہتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں

نکتہ۔ کنجوس۔ متکبر۔ بدعہد۔ حاسد۔ تنہائی میں خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے

مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ انسان کو کیا معلوم ہے۔ کہ ظاہری تکالیف میں اس کے واسطے کیا کچھ آرام و راحت مقدر ہے۔ خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ جو علیم و حکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیوں؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کے لئے بھلائی ہو۔ ان الصفا والمروۃ ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی۔ شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا۔ وہ واد غیر ذی ذرع میں رکھی گئی۔ اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہاں چھوڑتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دیا۔ ہاں۔ تب ہاجرہ رضی نے کہا۔ کہ جا۔ اب ہم ضائع نہیں کئے جاویں گے۔ اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو۔ ریت کے دانوں کی مانند ان کی اولاد بھی گنی نہیں جا سکتی۔ ہاجرہ کو کیا خبر تھی۔ کہ ایسا ہوگا۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ یہ جنت ابتدائی تو انکے واسطے مہمانی ہے۔ ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ۔ توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی۔ یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتا ہے۔ عرب کے لوگ ایسے ہیں۔ کہ وہ اپنے جھوٹے خداؤں کو نہیں چھوڑتے۔ تم سچے خدا کو چھوڑ بیٹھے ہو۔ اس سے سبق ملتا ہے۔ کہ عربوں کی یہ حالت تھی۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو مانا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے۔ آپ کی کیا پاک زبان تھی۔ عرب فتح کیا۔ ایران بھی فتح کیا۔ عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا۔

من مقامہ۔ اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک میں نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہے۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا الخ۔ امام۔ بادشاہ کو۔ ہادی کو۔ قوم کے بڑے آدمی کو۔ مسجد کے ملانوں کو بھی امام کہتے ہیں۔ امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے۔

(اول) یھدون بامرنا۔ ہمارے حکم سناتے ہیں

(دوم) لما صبروا۔ لوگوں کے ایذا پر صبر کرتے ہیں

(سوم) بآیتنا یوقنون۔ یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

دنیا کے لوگ تین اقسام میں۔ بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔

ادنےٰ درجہ کے لوگ۔ انکو وعظ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو تابع حکم ملاں ہوتے ہیں

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے۔ عظیم الشان لوگوں کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے۔ جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکیواسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے ؎

مجلس وعظ رفتنت ہوس است
مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسھم

الجرز۔ چٹیل میدان جس میں بوٹے لگانے جاتے ہیں ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر مین

حضرت موسے کے مقابلہ مین مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذادہی کے پیچھے پڑا اور خود بمعہ اپنے لشکر کے سمندر مین ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم صدیون سے اس کے باپ دادون کے ملک مین رہتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیا کے قصوں سے ناواقف نہ تھا پھر موسے نے خود اس کے گھر مین پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسے اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا جس کے حال احوال سے وہ واقف نہ ہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسے نے فرعون کو ایک نہین بلکہ کئی ایک نشانات دکھائے تھے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسے سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کر کے اس کے ملک مین سے طاعون اور مصائب کو دور کرین۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گزرے۔ انھین کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے مرتے اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔ مین ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہین جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور مین بھی مسلمانون مین سے ہون۔ اسی پر بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس مین شک نہین۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ الٰہی کے ساتھ کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آئندہ زمانہ کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت مین آج فرعون کے مرنے کے قریب ۲۰۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یون ہے۔ کہ ملک مصر مین بڑے بڑے قدیم بند مقبرون کو انگریزون کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشین قدیم مصری بادشاہون کی نکالی ہین۔ اور ان مین ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسے علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔

قدیم مصری بادشاہون کی لاشون کو بعض مصالحات لگا کر نہائت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبر مین جو شل ایک بڑے لمبے چوڑے۔ اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور پھر اس عمارت کو جو بہت موٹی اور خرطومی شکل کی ہوتی تھی۔ چارون طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشون کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گاہون مین بھی اس قسم کی ممیز موجود مین لیکن فرعون کا بدن جو اب قاہرہ کے عجائب گاہ مین رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا شاندار نشان ہے۔ جو غور کرنے والے کے واسطے صداقت قرآنی کے ماننے کے لئے بجائے خود کافی شہادت ہے۔ مین اس خیال مین ہون۔ کہ اس کا فوٹو منگوایا جاوے اور اگر مل گیا۔ تو اخبار مین درج کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالے

کابل مین سکھ اور ہندو

شہر کابل مین ایک برہمن گردھر رائے کے گوردوارہ مین گرنتھی مقرر تھا۔ جس نے خفیہ طور سے گوردوارہ مذکور مین مورتیان بھی رکھ دی تھین۔ سکھون کو جب معلوم ہوا۔ تو انھون نے بتون کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنون نے دعوی دائر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ "سنکہ امیر عبد الرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گردھر رائے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند۔ کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گوئیند۔ کہ بیک طاقچہ خدمت گار دہرم سال کہ توشش برہمن بود بتان را پوشیدہ نگاہ کردہ میبود۔ پس از مردن او برہمن ما سکھان بتان را بحوالہ ملک برہمن کردیم

"قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرمسال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرمسال بنام گردھر رائے قایم ست۔ گردھر رائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او موجد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی مے بود۔ ہر جائیکہ نامش ٹھاکر دوارہ یا شیو دوارہ باشد با و جائے بت پرستان تعلق دارند سکھان را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرمسال ست ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعوی بت پرستان خارج شد" (پٹیالہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

۱۴ مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھٹ ملاؤن نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیون اور ہٹ دہرمیون سے بریلی مین ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع رہیل کھنڈ مین پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانون سے محبت و یکجہتی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر عام شکائیت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتون بے اعتدالیون اور فضول کارروائیون سے اپنی عزت مین نقص پیدا کر دیا ہے۔ "مرگ عالم مرگ عالم" عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویون کا نام آتے ہی ہر بشر چونک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلون سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑ دین۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہون۔ (پٹیالہ اخبار)

ریاست باگس کی حد پر ایک گاؤن مین خون کی بارش ہوئی نالاگڈہ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤن مین ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہین نہ کہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہین ہوئی گرمی پیچھا نہین چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ہمارے احباب معزز امریکن دوست ڈاکٹر حسن اینڈرسن کے نام سے بخوبی واقف ہین - جو کچھ عرصہ سے اس جماعت مین اپنی ایک تحریری درخواست کے ذریعہ سے شامل ہو چکے ہین - ان کا سلسلہ احمدیہ کے ممبرون کے درمیان اپنا نام درج کرنا کسی سرسری نگاہ کے بعد یا فوری جوش کا نتیجہ نہین ہے - بلکہ عرصہ دو سال ڈاکٹر صاحب موصوف اس سلسلہ کے متعلق میرے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہین - اور ریویو آف ریلیجنس کو برابر پڑھتے رہے اور آخر بہت غور و فکر کے بعد صاحب موصوف اس نتیجہ پر پہنچے ہین - کہ دنیا مین اگر کوئی مذہب سچا ہے - تو صرف اسلام ہی ہے - اور مسلمانون کے مختلف فرقون مین سے اگر کوئی نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ اسلام کا صحیح اور اصلی نمونہ اس وقت دنیا مین موجود ہے - تو وہ صرف سلسلہ احمدیہ مین ہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب علاوہ زبان انگریزی کے روسی فرانسیسی - جرمنی - اسپینش وغیرہ زبانون کے ماہر ہین - اور اسلام مین داخل ہونے پر جب مین نے ان کو تاکید کی - کہ اسلام اور قرآن شریف کی خوبصورتیون سے پوری طرح آگاہی حاصل کرنے کے واسطے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے - تب سے صاحب موصوف نے عربی زبان کا سیکھنا بھی شروع کر دیا ہے - اور اس مین خوب ترقی کر رہے ہین - اللہ تعالے صاحب موصوف کو اسلامی نیکیون مین استقامت عطا فرماوے اور اپنے دین کے خادمون مین سے بناوے - گذشتہ ڈاک مین اس معزز دوست کا ایک خط ہمارے پاس آیا ہے - جس کا ترجمہ ہم لفظ بہ لفظ اس جگہ درج کر دیتے ہین - صاحب موصوف نے اس خط مین تمام جماعت احمدیہ کو السلام علیکم انکی طرف سے پہنچانے کے واسطے مجھے تحریر فرمایا ہے - اور ان کے اس حکم کی تعمیل مین اس اخبار کے ذریعہ سے کرتا ہون۔

شہر نیویارک مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء

پیارے جناب برادرم

السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۸ - جون مجھے ملا جسکی وجہ سے مین آپ کا بہت ہی مشکور ہون - اور امید کرتا ہون کہ اب آپ بالکل تندرست ہو گئے

ہمنے زلزلہ کے حالات کو یہان کے اخبارون مین پڑھا اور سنا ہے - اور سرکاری مکانات اور فوجی بارکون کی تباہی کی تصاویر دیکھی ہین

مولوی محمد علی صاحب نے کثرت ازدواج اور پردہ پر جو مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے گذشتہ نمبر مین لکھے ہین - وہ بہت ہی عمدہ ہین - مین خوب جانتا ہون - کہ یہان کے انگریز غیر مذاہب کے حالات لکھنے مین بہت مبالغہ کرتے ہین - اور جھوٹ بولتے ہین - ان کا یہ خیال ہے - کہ ایسا کرنے سے وہ اپنی کمزوریون کو چھپا سکین گے - یہ متعصب مجنون عیسائی اپنے چہرے - کی سیاہی چھپانے کے واسطے دوسرون پر کیچڑ پھینکتے ہین

مجھے یہ بات سن کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ زلزلہ مین ہمارے احمدی بھائیون کو کوئی صدمہ نہین پونچا - اور سب بچ گئے - اور میرا پختہ ایمان تھا - کہ خدائے قادر اس جماعت کے آدمیون کی خصوصیت سے حفاظت کریگا۔

گذشتہ جنوری مین مجھے اس امر کی آپنے اطلاع دی تھی - کہ میرا نام فہرست مبائعین مین لکھا گیا ہے لیکن مجھے اب تک کوئی باقاعدہ سند اس اندراج کے متعلق آپ کی طرف سے حاصل نہین ہوئی چونکہ مین اس جماعت کے تمام عقاید پر اور اس کے مقاصد کی خوبیون پر پورا ایمان رکھتا ہون - اس واسطے مین نہایت ہی فکر مند ہون - کہ مذکورہ بالا سند مجھے بہت جلد عطا کیجاوے

یہان گذشتہ دو ہفتہ سے سخت گرمی پڑتی ہے بلکہ بعض لوگ گرمی سے مر گئے ہین - اس ملک مین موسم گرما بہت سخت ہوتا ہے

مشرق کے لوگ روس اور جاپان کے درمیان صلح کی خبر سننے کے مشتاق ہون گے جس کی تجویزین آج کل یہان ہو رہی ہین - اور امید ہے کہ اگست کے آخیر تک اس کا فیصلہ ہو جاویگا۔

اہل امریکہ جاپانیون کے ساتھ بہت دوستی کا اظہار کر رہے ہین - لیکن مین خیال کرتا ہون - کہ آج سے ایک دو سال کے بعد جب جزیرہ فلپائن پر جھگڑا پیدا ہوگا۔ مین امید کرتا ہون - کہ آپ احمدی برادران کی خدمت مین میری طرف سے دعا اور سلام پہنچا دیوین گے

آپ کا مخلص دوست

حسن اینڈرسن

ڈوئی - مقدس اسلام کے متعلق دھوکھا دینے والی اور جھوٹی تحریرون کا شایع کرنا یورپ امریکہ کے مصنفین کا عام طریقہ اور پادریون کا خاص شیوہ ہے انھین لوگون مین سے ایک پادری ڈوئی بھی ہے جو مسیح کا رسول اور نبی کا مدعی ہو کر ایسی دلیرانہ دروغگوئی پر کمربستہ ہے - کہ ہزارہا آدمیون کے درمیان کھڑا ہو کر لکچر دیا کرتا ہے - کہ مذہب اسلام مین اگلے جہان مین عورتون کے واسطے کوئی حصہ نہین ہے - بلکہ اسلام کا یہ اصول ہے - کہ عورتین تو بعد موت نیست و نابود ہو جاوینگی - اور ان کے واسطے کوئی حشر نشر نہین اس ڈاک مین جو ڈوئی کا اخبار آیا ہے - اس مین وہ لکھتا ہے کہ روس مین مذہب عیسوی تلوار کے ساتھ پھیلایا گیا اور اسلام کا مذہب بھی دنیا مین تلوار سے پھیلایا گیا تھا روس کا تلوار کے ذریعہ سے عیسائی کیا جانا تو ایک تاریخی واقعہ ہے - اور خود روس کے ملک کی اپنی تاریخ اس امر کی گواہ ہے - کہ مذہب عیسوی ملک روس مین وہان کے بت پرست بادشاہ نے پرانی بت پرستی کے عوض ایک نئی بت پرستی کے شوق مین جبراً جاری کر دیا تھا - لیکن کوئی اس عیسائیون کے پیغمبر سے یہ تو پوچھے کہ اسلام کے تلوار سے پھیلانے کے واسطے تمہارے پاس کونسا تاریخی ثبوت ہے۔

اس اخبار مین پادری ڈوئی صاحب نے اپنا ایک عجیب قصہ یہ بھی لکھا ہے - کہ ایک دفعہ ملک آسٹریلیا مین وہ ایک جرم مین گرفتار ہوا جس پر جرمانہ کی سزا ہوئی - مگر جرمانہ دینے کے انکار کی وجہ سے تین دن کی قید ہوئی جس پر تین دن جیل خانہ مین رہ کر چھوٹ گیا - لکھا ہے کہ جیل خانہ مین مجھے ایک دفعہ فرشتہ نظر آیا - وہ جیل خانہ مین واقع ہوا - اور اسی فرشتہ نے مجھے خبر دی تھی - کہ تو ایلیاس ہے - مگر کبھی پھر مجھے ایسا کشف نہین ہوا - جس مین کوئی فرشتہ وغیرہ نظر پڑا ہو۔

لنڈسٹی کے پادری ویبر صاحب شراب کے نشہ مین شراب کا جگ اٹھائے ہوئے سڑک پر نکل آئے اور پکار پکار کر لوگون کو ڈرانے لگے۔

یسوع کے شرابی معجزات کا یہ نتیجہ ہے کہ پادری صاحبان بھی متوالے پھرتے ہین۔

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے - کہ غیر ممالک کے لوگ جب یہان آتے ہین - تو ہماری حالت اخلاقی کو بہت ہی برا پاتے ہین

جج لینڈ صاحب تحریر فرماتے ہین - کہ یسوع مسیح کی تاریخ پیدائش کے متعلق مختلف اور متضاد ایک سو تیس

قول میں۔ چھٹی صدی میں ایک پادری نے سیتھین۔ قوم کے بت پرستوں کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیوں میں شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کر دی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا۔ جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس زمانہ میں بیس ایسے آدمیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا۔ اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ان میں سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ ان بیس میں سے بعض پھانسی دیے گئے بعض قتل کئے گئے۔ بعض ویسے ہی بچ گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسوں نے گڑبڑسی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس ملک میں مشنریوں نے اصل افریقہ کے باشندوں کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہیں۔ ان کو شراب۔ تمباکو وغیرہ کی بدعادتیں ڈال دی ہیں۔ اپنے قدیم مذاہب میں رہ کر وہ بری عادتوں سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہیں۔ لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگوں میں شامل ہو جاتے ہیں تب وہ ہر بات میں سفید رنگ والوں کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا۔ چوری کرنا۔ یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سفید رنگ والوں کی پیروی میں ان امور کو فیشن سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر میں ثابت کر رہا ہوں۔ کہ یسوع مسیح کا مذہب قوموں کو تباہ کرنے والا ہے۔ مگر میں کیا کروں۔ کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہیں

مسٹر پگٹ۔ بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا۔ یہ وہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے خدا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا جس میں اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشۂ خاموشی میں پڑا رہا۔ اور کسی ایسی جگہ خفیہ رہا۔ کہ اخباروں کو بھی اس کے حالات سے کچھ آگاہی حاصل نہیں ہوتی تھی۔ بارے اب آپ کا نام پھر اخباروں میں دیکھا گیا ہے۔ اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ میں۔ عیسائیوں کے اس فرقہ کے خداوند مسیح پگٹ نے ایک دارالمحبّت بنا رکھا ہوا ہے۔ جس میں وہ مع اپنے چند مریدوں اور مریدنیوں کے رہتا ہے۔ کل تعداد مریدوں کی سردست دو سو ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ مزے سے زندگی گذارتا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی۔ یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیوں کے خدا کے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام میں گذری تھی۔ کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے۔

مُردوں کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار تُنی وا (?) میں ایک مضمون چھپوایا ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مر جاتے ہیں۔ یعنی نبض بند ہو جاتی ہے۔ بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ کان کی لو مڑ جاتی ہے۔ ناک کا بانسا پھر جاتا ہے۔ اور موت کے تمام نشانات نمودار ہو جاتے ہیں لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہو جاتی ہے اور دراصل اس میں جان باقی ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سی نظیریں ایسی موجود ہیں۔ کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا۔ تو راستہ میں یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی۔ اور اس میں جان معلوم ہوئی۔ اور بعد میں وہ چنگا بھلا ہو گیا۔ کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون میں ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے۔ جو پرانے ہندی یوگیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کئی ایک نظیریں بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیب اور دربار رنجیت سنگھ وغیرہ بیان کی گئی ہیں یہ ایک دلچسپ مضمون ہے۔ اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتیں متعارف ہیں۔ وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہیں اور نقلی موت میں بھی نمودار ہو سکتی ہیں۔ کچھ ضرور نہیں کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیاں سمجھی جائیں اس میں شک نہیں۔ کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبریں مختلف شہروں اور ملکوں سے آتی ہیں۔ اس امر کو بپایہ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی طبعی موت کے علاوہ بعض دفعہ وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہو کر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب ہوتے ہیں۔

اس قسم کی موت کا نام خواہ کاذب رکھا جائے خواہ نقلی موت اور خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہو جاتے ہیں۔ جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئیں۔ اور چونکہ اصلی اور نقلی موت میں بظاہر کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہیں۔ تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہو جایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال میں انگلینڈ میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ مردوں کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹروں اور اس فن کے ماہروں کو دکھانا چاہیئے۔

کتب سماوی اور معجزات وخوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکروں میں بظاہر دو متضاد امور یعنی مردوں کا اس دنیا میں واپس نہ آنا اور احیائے موتی یعنی مردوں کا اسی دنیا میں زندہ ہو جانا۔ ان ہر دو کا راست ہونا مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آسکتا ہے شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مر جاتا ہے۔ اور حالات مابعد الموت یعنی سوال وجواب فرشتگان اور بہشت یا دوزخ میں داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس سارے کام کو ردی کر کے وہ واپس اس دنیا میں نہیں آسکتا۔ ہاں دو طور پر مردوں کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول۔ ناپاکی اور گناہ اور غفلت میں پڑ کر جو شخص مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہیئے۔ وہ توبہ کرنے۔ پاک ہونے اور کسی مطہر مزکی نفس کی صحبت سے فیض یاب ہو کر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی پچھلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے۔ اس کی مثالیں تمام الہامی کتب میں بکثرت موجود ہیں۔

دوم۔ یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض میں مبتلا ہو جاوے۔ جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھیں۔ یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بیہوشی کے ایسی ہو جاوے۔ کہ سب اس کو مردہ جانیں تب کوئی مقبول الٰہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ سے

دعا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کو منظور ہو۔ کہ اپنے اس بندہ کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کیجاوے۔ اس کی مثالیں مسلمانوں میں تو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں دیکھی گئی ہیں۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہیں رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب میں اس قسم کے قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اُسے دیکھا تو کہا۔ کہ مری نہیں [illegible] سوتی ہے [illegible] حالت میں ہونا یہ ایک ہی محاورہ ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیوں کی بدقسمتی کے سبب دنیا سے مفقود ہیں۔ اس واسطے معلوم نہیں۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی احیائے موتی کی مثالیں بہت موجود ہیں۔ چنانچہ خود اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر اس قسم کے کئی مُردے زندہ ہو چکے ہیں۔ جس امر کے گواہ سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھیر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہوں پر جاری ہو گیا۔ لیکن [illegible] ایمان رکھتا ہے اپنی دعا میں مصروف [illegible] تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علیؓ صاحب۔ میاں محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریاں اور حالتیں وارد ہوئیں۔ کوئی طب یا ڈاکٹری یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جائیں گے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار میں مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث۔ ۸۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ کے لے بریا میں۔ تین سو سینتالیس آدمی مر گئے۔ اور درجن ایک شہر اور گاؤں تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیوں بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند میں خلل لاتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیوں تمہیں بار بار جھنجلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائفر کوڈ کی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فایدے کا کوئی راز اس میں مخفی ہو۔ کہتے ہیں۔ جہاز کے افسروں کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اُٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو اُلٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہیں لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہیں ہلاتی ہے اور ٹپک ٹپک کر مارتی ہے

۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی میں تیل کی بھری چند کشتیوں پر آگ لگ گئی۔ [illegible] کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائدار اور بے سود ہیں۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا۔ کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہیں رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم میں ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ ان قواعد میں سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہیں گے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عام اخبار

راولپنڈی میں ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چک کے ایک سو روپیہ لے اُڑے

موضع اینڈری ضلع گوڑگانوہ میں پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین و ممالک غیر۔ امریکہ میں ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائیں۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹیں لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانوں میں رکھ دئے جاتے ہیں

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہاں کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ دقتوں کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

[illegible]

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں + حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفا ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری میں کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پُر یقین دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتی کا ایک اور نمونہ ہم لوگوں کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبدالرحمان صاحب بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کریں

اس ہفتہ میں چودہری نصر اللہ خان صاحب وکیل اور چودہری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے

خواجہ کمال الدین صاحب چندروز کیواسطے لاہور گئے ہیں مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہاں آجائیں گے

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارات مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین اُمید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائینس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائینس ماسٹر اور ہیڈماسٹر کا مکان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہوسکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنے خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ روان اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اُٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماسہ	صہ	صہ	دسہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہےعہ	ہے	ہ
پورا کالم	سہ	سہ	سہ	ہ	ہے
نصف کالم	سہ	عہ	عہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	ہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲؍عا۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کیخدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار ونکا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا